صفحہ نمبر 1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# النور المبین

## فی قواعد عقائد الدین

**سوال نمبر ۱۔ مصنف علیہ الرحمہ کے اس کتاب کو لکھنے کے کتنے مقاصد تھے بیان کریں۔**

**جواب:** مصنف (علیہ الرحمہ) کے تین (3) مقاصد تھے اور وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(1) دین کے عقائد پر دلائل بیان کرنا تاکہ اس میں نظر کرنے والے کی نظر تقلید سے علم یقین کی طرف چلی جائے۔

(2) اکثر دلائل کو قرآن سے بیان کرنا کیونکہ یہی اللہ کی سب سے بڑی حجّة و دلیل اور مضبوط و واضح روشنی ہے تاکہ یہ ظاہر ہو کہ علم قرآن میں اوّلین آخرین کا علم ہے۔

(3) ان اصل مسائل کو ذکر کیا جو شریعت کی طرف سے آئے ہیں اور بزرگوں نے کلام کیا ہے اور ان مسائل کو بھی بیان کیا جو بعد میں پیدا ہوئے اور جھگڑے کے طریقے سے آتے لیکن ان اقوال کو چھوڑ دیا جو فرقوں کے اختلاف کی وجہ سے آئے۔

29-10-2021

**سوال نمبر ۲۔ یہ کتاب کتنی چیزوں پر مشتمل ہے اور کون کونسی۔ ہر ایک کی وضاحت کریں۔**

**جواب:** یہ کتاب **تین قواعد** اور ایک **خاتمہ** پر مشتمل ہے۔ انکی وضاحت یہ ہے:

۱۔ **قاعدہ اولی:** الہیات یعنی خدا کے بارے میں کلام ہے

۲۔ **قاعدہ ثانیہ:** انبیاء، ملائکہ، آئمہ اور

صحابہ کے بارے میں کلام ہے۔

3۔ **قاعدہ ثالثہ:** آخرت کے بارے میں کلام ہے۔

4۔ **خاتمہ:** ایک نفع دینے والی وصیت کے بارے میں ہے جو کتاب کے مقصد کے مناسب ہے۔

**سوال نمبر 3۔ قاعدہ اولیٰ میں کتنی فصلیں ہیں واضح کریں۔**

**جواب:** قاعدہ اولیٰ میں چار فصول ہیں:

1۔ **فصل اول:** اللہ کے وجود کو ثابت کرنے میں۔

2۔ **فصل ثانی:** توحید کے بارے میں۔

3۔ **فصل ثالث:** اللہ کی صفات کو ثابت کرنے میں۔

4۔ **فصل رابع:** اللہ کی تنزیہ کے بارے میں۔

**سوال نمبر 4۔ اللہ کے وجود پر دلائل بیان کریں۔**

**جواب:** اللہ کے وجود پر کثیر دلائل ہیں جن کا شمار نہیں اور ان دلائل پر قرآن نے نے بھی ہماری رہنمائی کی ہے۔ اور مصنف (علیہ الرحمہ) نے ان کو تین مسالک میں بیان کیا ہے۔

**سوال نمبر 5۔ مسلک اول کو بیان کریں۔**

**جواب:** قرآن پاک میں جو موجودات کی انواع سے آیات ہیں ان سے استدلال کرنا۔ جیسے (1) زمین، آسمان، حیوان، پودے، پہاڑ وغیرہ دیگر مخلوقات اس چیز پر دلالت کرتی ہیں کہ ان کا کوئی صانع ہے جس نے انہیں بنایا اور کوئی خالق ہے جس نے پیدا کیا۔ اور یہی اللہ کے فرمان کا معنی ہے: إن في خلق السموات والارض ... لآيات لقوم يعقلون، ومن آيته ان خلقكم من تراب ...

(2) قرآنِ پاک میں جہاں بھی موجودات پر تنبیہ کی گئی ہے وہ اسی معنی کا فائدہ دے رہا ہے کہ اس کا کوئی خالق و صانع ہے۔

(3) انسان کے قریبی چیزوں میں سے اسکی اپنی جان ہے۔ جس میں عجیب کاریگری اور انوکھی تدبیر ہے۔ جو واضح اور مضبوط دلیل ہے کہ اس کا کوئی خالق ہے۔ اسی کو اللہ پاک نے قرآن میں کئی جگہ بیان کیا: ولقد خلقنا الانسان من سللة من طین... ثم انکم بعد ذالک لمیتون، وفی انفسکم افلا تبصرون۔

(4) موجودات میں انسان سے بھی بڑا وجود عالم کا ہے جس میں زمین و آسمان وغیرہ شامل ہیں۔ اور اس میں عظیم خلقت اور عجیب حکمت ہے جس کا عقلیں احاطہ نہیں کر سکتیں۔ اور اسی پر اللہ پاک نے تنبیہ فرمائی: ءانتم اشد خلق امر السماء... والجبال ارسها متاعا لکم ولانعامکم ۔

(5) ہر چھوٹی، بڑی، جاندار و بے جان چیز اپنے خالق کے وجود پر مستقلاً دلالت کر رہی ہے۔

**سوال نمبر 6۔ مسلک اول میں موجود تین سوالوں سے پہلا سوال مع جواب بیان کریں۔**

**جواب:** سوال: ان موجودات کے محدث ہونے پر کیا دلیل ہے یعنی پہلے نہ تھیں بعد میں پیدا ہوتی ہیں؟ جواب: اس پر دو وجہوں سے دلیل ہے:

**وجہ اول:** موجودات میں سے ہر ایک کی صفات یعنی حرکات و سکنات وغیرہ متغیر ہیں اور ان پر عارضی امور طاری ہوتے ہیں۔ جبکہ قدیم چیز تغیر سے متصف نہیں ہوتی۔ تو پتہ چلا کہ تمام موجودات محدث ہیں یعنی پہلے نہ تھیں بعد میں پیدا ہوئیں۔ اور اسی تغیر کے ذریعے حضرت ابراہیم نے انکے محدث ہونے پر دلیل پکڑی کہ جب آپ نے رات کو تارا دیکھا تو فرمایا یہ میرا رب ہے جب وہ ڈوب گیا تو فرمایا میں ڈوبنے والوں سے محبت نہیں کرتا اسی طرح جب چاند، سورج وغیرہ کو ڈوبتے دیکھا کہ یہ ایک حالت سے دوسری میں تبدیل ہو گئے تو آپ نے جان لیا کہ یہ سب محدث ہیں اسی کو اللہ نے ذکر کیا: فلما جن علیہ اللیل رءا کوکبا قال ھذا ربی فلما افل قال لا احب الافلین ......

نوٹ: ھذا ربی والا قول آپ (علیہ السلام) کا بچپن میں بالغ ہونے اور شریعت کے مکلف ہونے سے پہلے کا ہے جبکہ بعض علماء نے کہا کہ یہ قول قوم کا رد کرنے اور بات کو پختہ کرنے کیلئے تھا۔

**وجہ ثانی:** ہر شخص جانتا ہے کہ پہلے اس کا وجود نہ تھا بعد میں ہوا اور اس کا ہم اپنے علاوہ دوسرے وجود کا مشاہدہ بھی کرتے ہیں: اللہ نے فرمایا:

اور اسی کا پودوں میں بھی مشاہدہ کرتے ہیں کہ عدم کے بعد وجود میں آتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا:

"وتری الارض ھامدۃ فإذا انزلنا الماء اھتزت وربت و انبتت من کل زوج بھیج"

سوال نمبر 8- مسلک اول کا دوسرا سوال مع جواب لکھیں۔

**جواب:** سوال: اس بات پر کیا دلیل ہے کہ صانع مصنوعہ چیزوں، صانع کیطرف محتاج ہیں اور خود انہوں نے اپنے آپ کو نہیں بنایا؟

**جواب:** اس کا تین وجہوں سے جواب ہے:

**وجہ اول:** کسی شئی کا اپنے آپ کو بنانا محال ہے کیونکہ صانع، مصنوع سے مقدم ہوتا ہے اور کوئی چیز اپنی ذات پر مقدم نہیں ہوسکتی۔ معلوم ہوا ~~خود بخود~~ کسی چیز نے بھی اپنے آپ یعنی اپنے وجود کو پیدا نہیں کیا اور اسی کو اللہ نے باطل کیا: "ام خلقوا من غیر شئ ام ھم الخلقون" اور ہر شخص اپنے وجود کو دیکھے کہ پہلے نہ تھا پھر بعد میں ہوا تو کیسے ممکن ہے کہ وہ اپنے آپ کو پیدا کرے، اور یہی معنی اس آیت کا ہے "وما اشھدتھم خلق السموات والارض ولا خلق انفسھم"

**وجہ ثانی:** صانع (بنائی ہوئی چیزوں) کی دو قسمیں ہیں: (1) جس پر انسان قادر ہے جیسے: کتابت عمارت کو بنانا وغیرہ جیسے ہی انسان کتاب کو دیکھتا ہے تو جان لیتا ہے کہ اس کا کوئی کاتب ہے اسی طرح عمارت کو دیکھنے سے معمار کیطرف ذہن جائے گا۔

(2) جس پر انسان قادر نہیں۔ جیسے: پانی سے انسان کو بنانا، لکڑی سے پھل نکالنا وغیرہ تو یہ دوسری قسم، پہلی سے بھی زیادہ دلالت کرتی ہے کہ اس کا کوئی صانع ہے: اللہ نے فرمایا: ماتری فی خلق

Scanned with CamScanner

الرحمٰن من تفوت ..... وھو حسیرۃ اور فرمایا: "افلم ینظروا الی السماء فوقھم کیف بنینٰھا و زینٰھا"

**وجہ ثالث:** عقل کے طریقے سے جائز ہے کہ سارا کا سارا عالم موجود ہو یا معدوم ہو۔ لیکن اس کا موجود ہونا اس بات پر دلیل ہے کہ کسی نے اسکے عدم پر وجود کو ترجیح دی ہے۔ اللہ نے فرمایا: "وربک یخلق ما یشاء ویختار"

**سوال نمبر ۹۔ مسلک اول کا تیسرا سوال مع جواب ذکر کریں۔**

**جواب:** سوال: اس پر کیا دلیل ہے کہ تمام موجودات کو پیدا کرنے والا اللہ ہے؟

جواب: (۱) تمام مخلوقات کو پیدا کرنے پر اللہ ہی قادر ہے کیونکہ موجودات کی تین قسمیں ہیں:

(۱) زندہ و عاقل (عقل رکھنے والا) جیسے: انسان

(۲) زندہ (حی) و غیر عاقل۔ جیسے: چوپائے (جانور وغیرہ)

(۳) غیر حی بے جان چیزیں۔ جیسے: سورج، چاند وغیرہ۔

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حی و عاقل (زندہ و عقل والا) انسان کو پانی سے بنانے اور لکڑی سے پھل نکالنے پر قادر نہیں۔ تو جب حی و عاقل اس پیدا کرنے پر قادر نہیں تو حی و غیر عاقل کیسے قادر ہو سکتا ہے تو جب حی و غیر عاقل بھی قادر نہیں تو غیر حی (بے جاندار) کیسے پیدا کرنے پر قادر ہو سکتا ہے۔ تو ثابت ہوا کہ تمام مخلوقات کا خالق، مخلوق کی جنس سے نہیں بلکہ مخلوق سے سب سے بڑا اور عظمت والا ہے اور وہ اللہ ہی کی ذات ہے۔

(۲) سب کو معلوم ہے کہ ساری مخلوق

ملائکہ بھی مخلوقات میں سے چھوٹی سی مخلوق کو بھی پیدا کرنے پر قادر نہیں جیسے: چیونٹی۔ کہ سب انکو پیدا کرنے سے عاجز ہیں۔ جب چھوٹی سی مخلوق کو پیدا کرنے پر قادر نہیں بلکہ عاجز ہیں تو بڑی مخلوق کو پیدا کرنے سے تو بدرجہ اولیٰ عاجز ہیں۔ اور یہی اللہ کے فرمان کا معنی ہے: "ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ"

(۳) ساری مخلوق کو پیدا کرنے میں اللہ منفرد ہے۔ اس پر اللہ نے خود ہی تنبیہ فرمائی: "أفرءیتم ما تمنون ٥ ءانتم تخلقونہ ام نحن الخلقون" ء اللہ خیر أما یشرکون ٥ امن خلق السموات والارض ... قل هاتوا برھنکم ان کنتم صدقین"

سوال نمبر ۱۵۔ **مسلک ثانی کو بیان کریں۔**

**جواب**: انبیاء کرام (علیھم السلام) کی خبروں سے دلیل پکڑنا۔ (۱) انبیاء کرام نے مخلوق کو اللہ پر ایمان لانے کی دعوت دی اور ان کے ہاتھ پر ایسے معجزات ظاہر ہوئے کہ جنکی مثل لانے سے لوگ غیر قادر ہیں۔ جیسے: انگلیوں سے پانی نکالنا، مردوں کو زندہ کرنا وغیرہ۔ یہ معجزات دلالت کرتے ہیں کہ یہ انبیاء سچے ہیں اور جس چیز یعنی اللہ پر ایمان لانے کیطرف بلا رہے ہیں اس پر ایمان لانا واجب ہے۔

(۲) لوگوں میں سے بعض نے انبیاء کی تصدیق کی اور بعض نے تکذیب۔ تو جنہوں تکذیب کی ان پر ایسے طریقے سے

بلالت آئی جس پر صرف اللہ ہی قادر ہے۔
جیسے اللہ نے فرمایا: "فمنھم من ارسلنا علیہ حاصبا
ومنھم من اخذتہ الصیحۃ ومنھم من خسفنا بہ
الارض ومنھم من اغرقنا"۔ اور اللہ نے انبیاء
اور انکی تصدیق کرنے والوں کو نجات دی۔ فرمایا:
"ثم ننجّی رسلنا والذین امنوا"
تو یہ دلالت کرتا ہے کہ انبیاء اور جس
معبود پر ایمان لانے کی انہیں دعوت دی دونوں
سچّے ہیں۔

(3) یہ بات بھی (یعنی موسیٰ (علیہ السلام)
کے معجزے کو دیکھکر جادوگر اللہ پر ایمان لے آئے)
دلالت کرتی ہے کہ معبود برحق کیطرف جو انبیاء
نے دعوت دی ہے وہ سچی ہے اور وہی خالق ہے۔

**سوالنمبر ۱۱- مسلک ثانی کا سوال مع جواب تحریر کریں۔**

**جواب:** سوال: انبیاء کی خبروں کو شریعت
ہی کیطرف سے جانا گیا ہے پھر یہ اس شخص کیلئے
کیسے حجت و دلیل ہونگی جو شریعت ہی کا انکار کرے؟
جواب: اس کا جواب دو وجہوں پر ہے:

**وجہِ اول:** (۱) انبیاء کے معجزات اور جس نے
انکی تکذیب کی انکو اللہ کا ہلاک کرنا شریعت
اور شریعت کے علاوہ دونوں سے جانا گیا ہے اور یہ
ایسے امور ہیں کہ جو کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اور اللہ نے
ان کو قرآن پاک و دیگر کتب توریت و انجیل
وغیرہ میں ذکر کیا اور انہیں اہلِ کتاب، حکماء،
مؤرخین، شعراء وغیرہ نے نقل کیا۔

Scanned with CamScanner

(۲) ہلاک شدہ قوموں کے آثار (جو کہ آج بھی موجود ہیں) گواہی دیتے ہیں یہ واقعات سچے ہیں جیسے: اللہ نے فرمایا: "قل سیروا فی الارض ثم انظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین"

لہذا انبیاء کی خبروں الخ پر بھی حجت و دلیل ہیں جو شریعت کا انکار کرے۔

**وجہِ ثانی:** مصنف (علیہ الرحمہ) نے فرمایا: کہ آگے جاکر ہم بشارع نبی اکے صدوق پر (جو اس نے اللہ کے بارے میں خبر دی) ایک ایسی قطعی دلیل دینگے جس سے ثابت ہوگا کہ انبیاء کی خبروں کی تصدیق کرنا واجب اور انکے استدلال کرنا صحیح ہے۔

**سوال نمبر ۱۲۔ مسلک ثالث بیان کریں۔**

**جواب:** مسلک یہ ہے کہ "اللہ کے وجود پر فطرت سلیمہ گواہی دیتی ہے" و

وہ اس طرح کہ ہر شخص اپنے نفس میں کسی کی عبادت کرنے کی محتاجی پاتا ہے اور کسی رب کے قہر کو محسوس کرتا ہے کہ وہ اس کے نیچے ہے اور وہ قطعی طور پر جانتا ہے کہ اس عظیم مملکت کیلئے عظیم بادشاہ کا اور اس حکمت والی تدبیر کیلئے کسی حکیم مدبّر کا ہونا ضروری ہے۔ اللہ نے فرمایا: "فاقم وجھک للدین حنیفا فطرت اللہ التی فطر الناس علیھا" اور آخری نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: "کل مولود یولد علی الفطرۃ" یعنی ہر بچے کو فطرۃ یعنی دین اسلام پر پیدا کیا جاتا ہے اور بندہ خوشی و تکلیف میں اسکی طرف رجوع کرتا ہے فرمایا: اذا مس الناس ضر دعوا...

# الفصل الثانی فی التوحید

سوال نمبر ۱۳۔ **توحید کسے کہتے ہیں؟**

**جواب:** اللہ ایک معبود ہے۔ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ نہ اس کا کوئی شریک نہ مثل، نہ اسکی بیوی، نہ اس کی اولاد اور نہ ہی وہ کسی کا والد جیسے اللہ نے فرمایا: قل ھو اللہ احدٌ۔ آخر سورت تک اسے توحید کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۱۴۔ **اللہ کے واحد ہونے پر کیا دلیل ہے؟**

**جواب:** اللہ پاک کے واحد ہونے پر کثیر دلائل ہیں جنکی طرف قرآن نے بھی رہنمائی کی ہے۔ مصنف (علیہ الرحمہ) نے ان دلائل کو چار (۴) وجہوں میں بیان کیا ہے:

**وجہِ اول:** مخلوق میں سے ہر ایک شئی کو ایک ہی خالق نے پیدا کیا ہے کیونکہ ایک فعل کے دو فاعل نہیں ہوتے۔ تو ثابت ہوا کہ خالق ایک ہے اور وہ اللہ پاک کی ذات ہے اور یہی اس فرمانِ عالی شان کا معنی ہے: "واتخذوا من دونہ ءالھۃ لا یخلقون شیئا وھم یخلقون"۔

**وجہِ ثانی:** اللہ کے علاوہ ہر موجود چیز مُحدث و مخلوق ہے۔ جسے اللہ نے پیدا کیا ہے۔ اور مخلوق، خالق کے ساتھ نہ شریک ہوتی ہے نہ اسکی نظیر اور نہ اس کے مماثل۔ کیونکہ مخلوق اسی کی تابعدار ہے۔ اس نے جب چاہا پیدا کیا اور جب چاہے گا ہلاک کریگا۔ اور یہی آیت کا معنی ہے: "ان الذین تدعون من دون اللہ عباد امثالکم"

Scanned with CamScanner

**وجہ ثالث:** اگر ہم بالمحال فرض کر لیں کہ دو معبود ہوں تو ان میں سے ایک کسی کی موت کا ارادہ کرے اور دوسرا زندگی کا، ان میں سے ایک کسی کے جسم کو حرکت دینے کا جبکہ دوسرا ساکن کرنے کا ارادہ کرے، تو اب اسکی تین صورتیں ہیں:

1۔ دونوں کا ارادہ نافذ ہو جائے۔ یہ محال ہے کیونکہ ایک ہی شخص زندہ و مردہ نہیں ہو سکتا اور نہ ہی حرکت و سکون اکٹھے جمع ہو سکتے ہیں۔

2۔ دونوں کا ارادہ نافذ نہ ہو۔ یہ ان کے عاجز و قاصر (کمی والے) ہونے کی طرف لے کر جائے گا اور یہ بھی محال ہے کیونکہ کوئی بھی شخص یا تو زندہ ہے یا مردہ۔ اور جسم متحرک ہے یا ساکن۔

3۔ دونوں میں سے ایک کا ارادہ نافذ ہوگا۔ تو جس کا ارادہ نافذ ہوگا وہ معبود ہوگا اور جس کا ارادہ نافذ نہیں ہوا وہ معبود نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ معبود مغلوب نہیں ہوتا۔ یعنی کوئی دوسری ذات اس پر غالب نہیں آسکتی۔

تو ثابت ہوا، معبود ایک ہی ہے اور یہی اس برہان کا معنی ہے: "لو کان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا"

**وجہ رابع:** (1) اگر ہم دو خالق فرض کر لیں تو ہر ایک اپنی مخلوق پیدا کرنے میں جدا (منفرد) ہوگا اور دونوں کی مخلوقیں ایک دوسرے ممتاز (جدا) ہونگی لیکن ہم ساری مخلوق کو ایک دوسرے کیساتھ ملا ہوا دیکھتے ہیں، جیسے: انسان اور سارے حیوان زمین سے نکلنے والے پودوں سے غذا حاصل کرتے ہیں اور پودے آسمان سے نازل ہونے والی بارش سے، اور بارش تب

30-10-2021
ہفتہ

آتی ہے جب ہوائیں چل رہی ہوں تو ہوائیں
بادلوں کو لیکر آتی ہیں وعلی ھذا القیاس۔ اور یہ سارا
نظام ایک حکمت والی تدبیر و تقدیر پر جاری ہے
اور یہ دلالت کرتا ہے کہ اس کا خالق، مالک و مدبّر
ایک ہے اور وہ اللہ پاک کی ذات ہے۔
(2) یہ بات واضح ہے کہ ایک شہر میں
دو بادشاہ، برابر حکم کو نافذ کرنے میں نہیں ہوتے اور
عالم بھی اپنے نظام اور ایک دوسرے سے ملے ہونے
میں شہر کیطرح ہے اور اس میں بھی دو بادشاہ
نہیں ہو سکتے بلکہ ایک ہی بادشاہ ہے وہ اللہ ہے۔
فرمایا: "ما اتخذ اللہ من ولد وما کان معہ من
الہ اذا لذھب کل الہ بما خلق و لعلا بعضھم علی بعض"

## رسالة فی الرد علی النصاری

سوال نمبر ۱۵۔ مسلمانوں کا حضرت عیسیٰ کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟

**جواب:** حضرت عیسیٰ بن مریم (صلی اللہ علی محمد وعلیہ)
اللہ کے بندوں میں ایک بندے اور اس کے رسولوں میں ایک
رسول ہیں۔ اللہ نے انکو "بیبی مریم (رضی اللہ عنہا) کے پیٹ
سے بغیر والد کے پیدا کیا۔ اور انکے ہاتھ پر ایسے
معجزے ظاہر ہوئے جو دلالت کرتے ہیں کہ آپ نبی
و رسول ہیں۔ اور وہ قرآن میں بھی مذکور ہیں۔ جیسے:
ماں کی گود میں کلام کرنا اور مردوں کو زندہ کرنا وغیرہ
وغیرہ اللہ کے حکم سے۔

سوال نمبر ۱۶۔ نصاریٰ کا حضرت عیسیٰ کے بارے میں کیا مذہب ہے؟

**جواب:** نصاریٰ کے حضرت عیسیٰ کے متعلق
مختلف اقوال ہیں کیونکہ ان کے پاس آپ (علیہ السلام) کے

Scanned with CamScanner

متعلق کوئی حقیقی علم نہیں اور نہ ایسی دلیل جس پر
اعتماد کیا جائے۔ انہوں نے اپنے دینِ فاسد کی بنیاد
جھوٹی و خیالی باتوں پر رکھی اسی وجہ سے اللہ نے انہیں
"ضالین" کا نام دیا۔ نصاریٰ کے اقوال یہ ہیں:
(۱) بعض نے کہا حضرت عیسیٰ اللہ ہیں۔ جیسے اللہ نے انکے
قول کو ذکر کیا: "وقالوا اتخذ اللہ ولدا"
(۲) بعض نے کہا "اللہ ہی عیسیٰ ہے" اللہ نے اس کو ذکر کیا:
"لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم"
(۳) بعض نے کہا عیسیٰ تین خداؤں سے ایک ہے اللہ نے فرمایا:
"لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثۃ"
نصاریٰ نے یہ اتنا بڑا کفر کیا جسے نہ
عقلیں قبول کرتی ہیں اور نہ کوئی مذہب اس پر راضی ہے۔
اور اللہ نے انکو اپنے کفر و باطل مذہب سے
رجوع کرنے کی دعوت دی۔ فرمایا: یا اھل الکتاب
لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی اللہ الا الحق...
اور آخری نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بھی انہیں
مباہلہ کرنے کیطرف بلایا تو وہ مباہلہ کرنے سے
رک گئے کیونکہ انہیں پتہ تھا کہ وہ حق پر نہیں ہیں
اور انہیں خوف ہوا کہ ان پر عذاب نازل نہ
ہوجائے۔ ان میں سے بعض ایمان لائے جیسے نجاشی وغیرہ۔

**سوال نمبر ۱۶۔ نصاریٰ کے قولِ اول "ان عیسیٰ ولد اللہ" کا رد کریں۔**

**جواب:** چار وجہوں پر جواب ہے:

**وجہ اول:** اللہ پاک قادر ہے کہ کسی بچے کو
بغیر باپ کے پیدا کرے جیسے وہ بغیر ماں باپ

تو بھی بچے کو پیدا کرنے پر قادر ہے (جیسے آدم کو بغیر ماں باپ کو پیدا کیا) اور یہی اللہ کے فرمان کا معنی ہے: "إن مثل عیسی عند اللہ کمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون"

**وجہِ ثانی:** اولاد، والد کی جنس سے ہوتی ہے اور بیوی، شوہر کی صنف سے۔ اور اللہ کی مثل کوئی شی نہیں۔ جبکہ عیسیٰ و مریم بنی آدم کی صنف سے ہیں تو معلوم ہوا اللہ کی نہ اولاد ہے اور نہ اسکی بیوی۔ اللہ کے فرمان کا یہی معنی ہے: "ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبله الرسل وامه صدیقة کانا یأکلان الطعام"

**وجہِ ثالث:** بیوی اور اولاد کو حاجت کی وجہ سے لیا جاتا ہے اور اللہ کا ان کی طرف محتاج ہونا صحیح نہیں۔ پس اس نے نہ کسی کو اپنی بیوی بنایا اور نہ کسی کو اپنی اولاد بنایا۔ اللہ کے فرمان کا یہی معنی ہے: "وقالوا اتخذ اللہ ولدا سبحانه هو الغنی له ما فی السموات وما فی الارض"

**وجہِ رابع:** اللہ پاک کے علاوہ ہر موجود چیز اللہ کا غیر ہے کیونکہ اسے اللہ نے پیدا کیا اور وجود بخشا (جبکہ اولاد، والد کا جزء ہوتی ہے) پس اللہ کی کوئی اولاد نہیں۔ فرمایا: "وما ینبغی للرحمن ان یتخذ ولدا ان کل من فی السموات والارض الا آتی الرحمن عبدا"

**سوال نمبر 18- نصاری کے قولِ ثانی "ان اللہ هو المسیح بن مریم" کا بطلان واضح کریں۔**

**جواب:** یہ بھی چار وجہوں پر ہے:

**وجہِ اول:** عیسیٰ (علیہ السلام) اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے۔

**وجہِ ثانی:** آپ (علیہ السلام) کھاتے پیتے اور دیگر بشری امور آپ پر جاری ہوتے تھے جبکہ یہ خدا کیلئے جائز نہیں۔

**وجہِ ثالث:** نصاریٰ نے گمان کیا کہ عیسیٰ کو قتل کردیا تو ان کے اقوال (ا۔ عیسیٰ ہی اللہ ہے ب۔ عیسیٰ کو قتل کیا گیا) میں تضاد ہے۔ کیونکہ اللہ زندہ ہے جسکو موت نہیں آتی۔ اور انہوں نے یہ جھوٹ بولا کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو سولی چڑھایا گیا اور شہید کیا گیا۔ اللہ نے فرمایا:

"وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم"۔ اور فرمایا:

"إذ قال اللہ یعیسیٰ انی متوفیک و رافعک الیّ"

**وجہِ رابع:** حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) پہلے چھوٹے تھے پھر بڑے ہوئے جبکہ اللہ چھوٹا، بڑا ہونے سے پاک ہے۔

**سوال نمبر ۱۹۔ نصاریٰ کے قولِ ثالث "ان اللہ ثالث ثلاثۃ" کا رد کریں۔**

**جواب:** اس کا رد تین وجہوں پر ہے:

**وجہ اول:**

MCQS

صحیح جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ کتاب "النور المبین" میں ذکر کئے گئے:
(1) دین کے عقائد (2) دین کے اصول (3) دین کے فضائل

2۔ عقائد دینیہ پر دلائل قائم کیجئے
(1) عقلی قطعی (2) نقلی سمعی (3) دونوں

3۔ مصنف کے کتاب کو کتنے مقاصد تھے
(1) تین (2) پانچ (3) سات

4۔ عقائد دینیہ پر دلائل ذکر کرنا تاکہ ناظر تقلید سے علم یقین کی طرف ترقی حاصل کرے یہ مقصد ____ میں ہے
(1) اول (2) ثانی (3) ثالث

5۔ اکثر دلائل قرآن سے ماخوذ ہیں یہ مقصد ____ میں ہے
(1) اول (2) ثانی (3) ثالث

6۔ شریعت کے امہات مسائل ~~بیان~~ مقصد ____ میں بیان کئے گئے
(1) اول (2) ثانی (3) ثالث

7۔ جو مسائل جدال و خصام کی وجہ سے بعد میں پیدا ہوئے ہیں ____
(1) ذکر کیا (2) چھوڑ دیا (3) بعض ذکر کئے اور بعض چھوڑ دیے

8۔ جو مسائل فرقوں کے اختلاف کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں ____
(1) ذکر کیا (2) چھوڑ دیا (3) بعض ذکر کئے اور بعض چھوڑ دیے

9۔ کتاب ____ قواعد اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔
(1) تین (2) پانچ (3) سات

10۔ الہیات کے بارے میں ~~کلام~~ قاعدہ ____ میں کلام کیا گیا
(1) اولی (2) ثانیہ (3) ثالثہ

(11) انبیاء، ملائکہ و صحابہ کے بارے میں قاعدہ ____ میں بیان ہے
(1) اولی (2) ثانیہ (3) ثالثہ

Scanned with CamScanner

قاعدہ ثالثہ میں ـــــــ کے بارے میں کلام ہے

(۱) آخرت (۲) دنیا (۳) برزخ

خاتمہ مشتمل ہے: (۱) ایک وصیت پر (۲) ایک اصول پر (۳) ایک خطبہ پر

اللہ کے وجود پر دلائل ہیں: (۱) کثیر (۲) اکثر (۳) اکثر سے زیادہ بے شمار

اللہ کے وجود پر کلام کو کتنے مسالک میں ذکر کیا (۱) دو (۲) تین (۳) چار

موجودات کی انواع میں آیات سے استدلال مسلک ـــــ میں ہے: (۱) اول (۲) ثانی (۳) ثالث

زمین و آسمان وغیرہ ـــــ کی انواع سے ہیں (۱) موجودات (۲) ممکنات (۳) معدومات

قرآن میں موجودات پر تنبیہ فائدہ دیتی ہے (۱) اللہ کے وجود پر (۲) قادر ہونے پر (۳) فاعل مختار ہونے پر

اشیاء جو انسان کے رب سے قریب ہے (۱) اپنی جان (۲) بیوی کی جان (۳) اولاد کی جان

انسان میں ہے (۱) عجیب صنعت (۲) انوکھی تدبیر (۳) دونوں

انسان میں عجائب ہیں (۱) ختم ہونے والے (۲) ختم نہ ہونے والے (۳) کثیر

انسان کی اس عجیب تدبیر سے معلوم ہوا کہ کوئی ہے (۱) مدبر (۲) مفکر (۳) مربی

زمین و آسمان، انسان سے ـــــ موجودات ہیں (۱) عظیم (۲) صغیر (۳) جلیل

Scanned with CamScanner